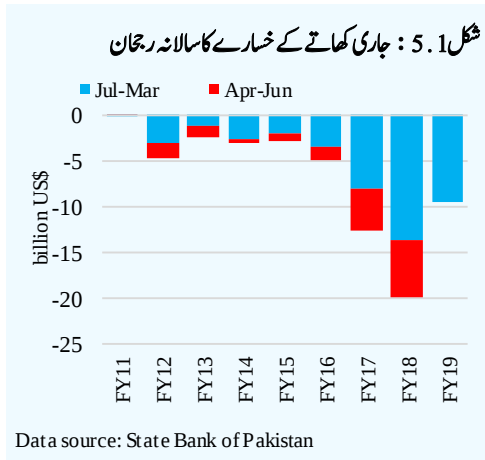


5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ



مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں پاکستان کے جاری کھاتے کے توازن میں مزید بہتری آئی کیونکہ درآمدات میں خاصی کمی نے برآمدات میں جمود کے اثرات کو کافی حد تک زائل کر دیا اور اس کے نتیجے میں تجارت کا خسارہ سکڑ گیا۔ مزید اعانت خدمات کے توازن میں خاصی بحالی اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں صحت مند نمو سے ممکن ہوئی۔ تاہم، اس کمی کے باوجود جاری کھاتے کا خسارہ بیرونی کھاتے کے استحکام کے تناظر میں ابھی تک بلند سطح پر ہے۔ مالی سال 11ء تا مالی سال 15ء کے دوران جاری کھاتے کا اوسط خسارہ صرف 2.6 ارب ڈالر تھا جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں یہ 10.3 ارب ڈالر کی سطح پر ہے (شکل 5.1)۔¹

پہلے کیے گئے معاشی استحکام کے اقدامات کا نتیجہ ملک کی معاشی سرگرمیوں میں سست رفتاری کی صورت میں برآمد ہوا۔ سی پیک کا ابتدائی مرحلہ مکمل ہونے کے بعد مشینری کی درآمدات میں بھاری کمی، توانائی کی کم درآمدی مقدار (علاوہ ایل این جی) کے ساتھ ساتھ دوسری اور تیسری سہ ماہی میں بجلی کی کم پیداوار اور تیل کی عالمی قیمتوں میں عارضی کمی نے درآمدی ادائیگیوں میں کمی کے ذریعے جاری کھاتے کے خسارے کو بہتر بنانے میں خاصا اہم کردار ادا کیا۔

خاص طور پر مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں درآمدی ادائیگیوں میں تیزی سے کمی ہوئی (جدول 5.1)۔ فیصدی تناسب کے لحاظ سے یہ گزشتہ 10 برسوں میں ہونے والی سب سے بڑی کمی تھی اور سہ ماہی کے دوران برآمدات میں معمولی کمی کی تلافی کے لیے کافی تھی۔

¹ عالمی مالی بحران کے بعد مالی سال 11ء تا 15ء کی مدت میں پاکستان کا بیرونی شعبہ قدرے زیادہ مستحکم تھا۔ مالی سال 11ء تا 15ء کے درمیان جی ڈی پی کے لحاظ سے جاری کھاتہ 1.1 فیصد جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں 4.7 فیصد تھا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

تیسری سہ ماہی کے دوران توانائی اور غیر توانائی کی درآمدی ادائیگیوں دونوں میں کمی مجموعی درآمدات میں تیزی سے کمی کا باعث بنی۔ پہلی سہ ماہی میں توانائی کی درآمدات بلند ترین سطح پر پہنچ گئی تھیں اور پھر گزشتہ دو برسوں میں پہلی مرتبہ تیسری سہ ماہی کے دوران ان میں کمی واقع ہوئی۔ خام تیل کی درآمدی ادائیگیوں میں بھاری کمی، بجلی کی کم پیداوار کے باعث ایل این جی کی درآمدات میں اعتدال اور تیل کی عالمی قیمتوں میں عارضی کمی نے توانائی کی درآمدات کو کم کرنے میں کردار ادا کیا (سیکشن 5.5)۔ سال گزرنے کے ساتھ غیر توانائی، خاص طور پر مشینری اور ٹرانسپورٹ کی درآمدی ادائیگیوں میں کمی زیادہ نمایاں ہوتی گئی۔

جدول 5.1: پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن						
ملین امریکی ڈالر						
	تیسری سہ ماہی			جولائی تا مارچ		
	م 18	م 19	تبدیلی	م 18	م 19	تبدیلی
جاری کھاتے کا توازن	-4,560.0	-2,022.0	2,538.0	-13,589.0	-10,345.0	3,244.0
تجارتی توازن	-7,886.0	-5,820.0	2,066.0	-23,095.0	-21,813.0	1,282.0
برآمدات	6,463.0	6,170.0	-293.0	18,254.0	18,020.0	-234.0
درآمدات	14,349.0	11,990.0	-2,359.0	41,349.0	39,833.0	-1,516.0
خدمات	-1,299.0	-693.0	606.0	-4,320.0	-2,776.0	1,544.0
بنیادی آمدنی توازن	-1,103.0	-1,237.0	-134.0	-3,683.0	-3,872.0	-189.0
ثانوی آمدنی توازن	5,728.0	5,728.0	0.0	17,509.0	18,116.0	607.0
کارکنوں کی ترسیلات زر	4,939.0	5,065.0	126.0	14,803.0	16,095.0	1,292.0
مالی کھاتے کا توازن	-2,060.0	-5,486.0	-3,426.0	-9,395.0	-11,720.0	-2,325.0
بیرونی برادرست سرمایہ کاری رقوم کی آمد (خالص)	709.0	478.0	-231.0	2,622.0	1,274.0	-1,348.0
جزوی سرمایہ کاری (خالص)	14.0	21.0	7.0	2,332.0	-398.0	-2,730.0
یورپائن / سکوک	0.0	0.0	-	2,500.0	0.0	-
زر مبادلہ واجبات (خالص)	1,456.0	5,539.0	4,083.0	4,673.0	11,234.0	6,561.0
بینک دولت پاکستان کے ذخائر (آخر مدت)	11,602.0	10,492.0	-1,110.0	11,602.0	10,492.0	-1,110.0
اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان						

اس کے ساتھ ساتھ کارکنوں کی ترسیلات زر میں کافی اضافہ ہوا، خاص طور پر امریکہ اور برطانیہ سے، جس کا سبب ان ملکوں کے معاشی حالات میں بہتری اور اجرتوں کا بڑھنا ہے۔ مزید برآں، پاکستان ریپی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) کی اضافی کوششوں سے بھی پاکستانی تارکین وطن سے بلند ترسیلات کے حصول میں مدد ملی۔

جاری کھاتے کے خسارے میں بہتری کے باوجود اس کے انتظام میں دشواریوں کا سامنا ہے کیونکہ برآمدات اور بیرونی سرمایہ کاریوں میں مطلوبہ اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بیرونی سرمایہ کاریوں میں اضافہ نہیں ہو سکا، جس کا جزوی سبب شرح مبادلہ میں رد و بدل اور آئی ایم ایف پروگرام کی حتمی شکل کے متعلق غیر یقینی صورت حال تھی، جس سے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو

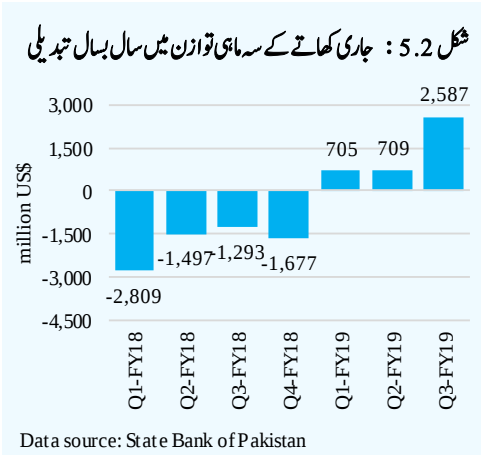
تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 2019ء

ٹھیس پہنچی ہوگی۔ علاوہ ازیں، دسمبر 2018ء میں کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی فچ کی جانب سے ملک کو درپیش بیرونی فنانشنگ کے خطرے اور بگڑتی ہوئی مالیاتی پوزیشن کے باعث پاکستان کی قرضہ جاتی درجہ بندی میں کمی صورت حال کو مزید بگاڑنے کا باعث بنی۔

خاص طور پر تیسری سہ ماہی اور جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی آگئی۔ یہ کمی بجلی اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں میں زیادہ نمایاں تھی۔ بجلی کا شعبہ سی پیک کا اہم حصہ ہے اور حالیہ برسوں کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اہم وصول کنندہ رہا ہے۔ اسی طرح، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران نجی جزدانی سرمایہ کاری میں خالص بیرونی اخراج کی سطح بھی بلند رہی۔

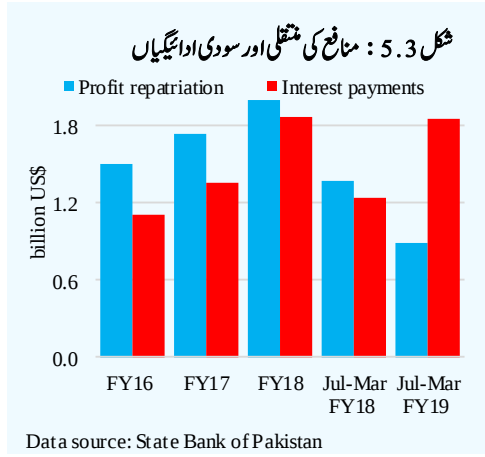
جاری کھاتے کا فرق پورا کرنے کے لیے بیرونی سرمایہ کاری ناکافی تھی تاہم دو طرفہ (چین، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات) اور کمرشل ذرائع کی بیرونی مالکاری سے نہ صرف جاری کھاتے کا فرق پورا کرنے میں مدد ملی بلکہ اس سے تیسری سہ ماہی میں پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر کو بھی تقویت حاصل ہوئی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 3.3 ارب ڈالر کا اضافہ ہو گیا۔ اس کی وجہ سے تیسری سہ ماہی کے دوران نہ صرف بین البینک منڈی بلکہ اوپن مارکیٹ میں بھی پاکستانی روپے کی قدر میں نسبتاً استحکام دیکھا گیا۔

5.2 جاری کھاتہ



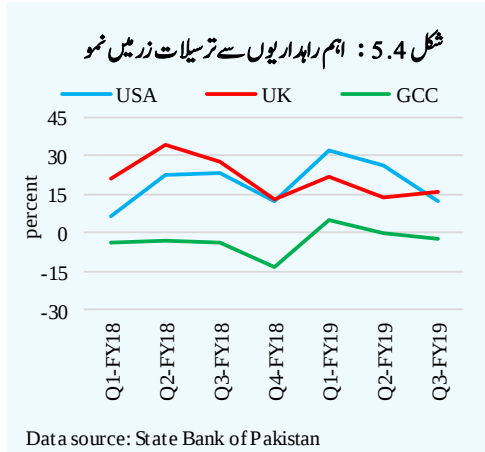
جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ نمایاں کمی کے ساتھ 10.3 ارب ڈالر پر آ گیا اور گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اس میں 3.2 ارب ڈالر کمی دیکھی گئی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ تیسری سہ ماہی میں نمایاں بہتری ہوئی اور خسارہ 4.6 ارب ڈالر سے گھٹ کر 2.0 ارب ڈالر رہ گیا جو مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں 2.6 ارب ڈالر کی بہتری کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا سبب اشیائے تجارت اور خدمات کی درآمدی ادائیگیوں دونوں میں کمی تھی (شکل 5.2)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت



سودی ادائیگیوں کی وجہ سے بنیادی آمدنی کھاتے پر دباؤ برقرار رہا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بنیادی آمدنی خسارہ بڑھ کر 3.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 3.7 ارب ڈالر تھا (شکل 5.3)۔ منافع کی بیرون ملک منتقلی گزشتہ برس کے 1.4 ارب ڈالر سے کم ہو کر 0.9 ارب ڈالر رہ گئی، جس کی تلافی سودی ادائیگیوں میں اضافے سے ہو گئی جو کہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بڑھ کر 2.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ مالی سال 18ء کی اسی مدت میں 1.8 ارب ڈالر رہی تھیں۔ اس اضافے کا سبب قلیل مدتی کمرشل قرضوں پر ادائیگیاں ہیں۔ کمرشل قرضوں کو زیادہ تر نشانیہ لائبر کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے اور عالمی شرح ہائے سود میں اضافہ پاکستان کی بلند سودی ادائیگیوں کا سبب بنا۔

کارکنوں کی ترسیلات زر



جاری کھاتے کے توازن کو مزید اعانت کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے سے ملی جن میں بڑھنے کا رجحان جاری رہا۔ تیسری سہ ماہی میں اہم راہدار یوں سے ترسیلات زر میں سست رفتاری کے باوجود پچھلی دوسہ ماہیوں کے دوران رفتار میں اضافے کے نتیجے میں مجموعی ترسیلات جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بڑھ کر 16.1 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئیں (شکل 5.4)۔ اس مدت میں رقوم کی آمد میں سال بسال 8.7 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ برس کی شرح نمو کے مقابلے میں تقریباً دگنا ہے۔ اسی طرح، مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سال بسال بنیادوں پر 2.6 فیصد کی کمزور نمو ہوئی۔

پاکستان ری بی ٹینس انی شیڈ نے ترسیلات کے لیے مقامی اور ماخذ سے مخصوص بیرونی میڈیا میں مہموں کے ذریعے اپنی کوششوں کو تیز کیا ہے تاکہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو قانونی ذرائع سے ترسیلات بھیجنے کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔ مزید برآں، پی آر آئی نے رقوم کی منتقلی کے بین الاقوامی آپریٹرز کے ساتھ روابط بڑھانے کے لیے مقامی مبادلہ کمپنیوں کو سہولت فراہم کی۔ اس سے رواں مالی سال میں ترسیلات زر کی آمد کو بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

ملک سے مخصوص اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اہم تحریک غیر جی سی سی راہداری خاص طور پر امریکہ، برطانیہ اور ملائیشیا سے حاصل ہوئی (جدول 5.2) کیونکہ ان ممالک سے ترسیلات زر کی آمد میں بالترتیب 23.5 فیصد، 17.0 فیصد اور 39.0 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

جدول 5.2: پاکستان کو بھیجی گئی کارکنوں کی ترسیلات زر ملین امریکی ڈالر					
مطلق تبدیلی	تیسری سہ ماہی			جولائی تا مارچ	
	م 18ء	م 19ء	مطلق تبدیلی	م 18ء	م 19ء
کل	4,939	5,066	127	14,803	16,096
خلج تعاون کونسل	2,825	2,732	-92	8,616	8,704
سعودی عرب	1,160	1,180	20	3,691	3,748
متحدہ عرب امارات	1,113	1,066	-47	3,277	3,415
دیگر	552	487	-65	1,648	1,542
غیر جی سی سی	2,147	2,333	187	6,187	7,392
امریکہ	697	784	87	2,037	2,517
برطانیہ	714	828	114	2,117	2,476
ملائیشیا	319	351	32	820	1,139
یورپی یونین	164	125	-39	481	438
دیگر	252	245	-7	732	823

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

امریکہ سے ترسیلات زر پہلی مرتبہ 2.5 ارب ڈالر کی حد عبور کر گئیں۔ اس نمایاں اضافے کا اہم سبب ملک میں معاشی سرگرمیوں کی بلند سطح تھی۔ امریکی حکام کی جانب سے نافذ العمل ٹیکس اصلاحات سے معیشت میں سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوا، جس سے بیروزگاری میں کمی آئی اور اجرتیں بڑھ گئیں۔² امریکہ میں بیروزگاری کی شرح مارچ 2019ء میں کم ہو کر 3.8 فیصد رہ گئی، جو گزشتہ 49 برسوں میں اس کی کم ترین سطح ہے۔

² ماخذ: بلومبرگ، اس لنک پر دستیاب: <https://www.bloomberg.com/news/articles/2019-02-28/u-s-gdp-grows-above-forecast>

[2-6-as-business-spending-picks-up](#)

بریگزٹ کے معاملے پر برطانیہ میں غیر یقینی صورت حال کے باعث افرادی قوت کی طلب بڑھ رہی ہے۔ فرمیں برطانیہ میں طویل مدتی سرمایہ کاری کے معاملے پر محتاط ہیں کیونکہ برطانیہ کی کسی سمجھوتے کے بغیر یورپی یونین سے علیحدگی کے خطرات برقرار ہیں۔³ موجودہ حالات میں برطانیہ میں افرادی قوت کی اجرتیں بڑھ رہی ہیں اور ملک سے ترسیلات کے بلند اخراج پر منتج ہو رہی ہیں۔⁴

دوسری جانب، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں خلیج تعاون کونسل کے ممالک سے ترسیلات میں 1.0 فیصد کی معمولی بحالی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران ان میں 3.2 فیصد تک کمی ہوئی تھی۔ اس سے قطع نظر، پاکستان کے لیے ترسیلات کا سب سے بڑا ذریعہ خلیج تعاون کونسل سے بھیجی گئی ترسیلات ہیں۔ خلیج تعاون کونسل کے ممالک سے رقوم کی آمد میں معتدل بحالی کو سعودی عرب میں حکومتی اخراجات میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ سعودی حکومت نے 2019ء کے دوران حکومتی اخراجات کو 7.0 فیصد تک بڑھانے کا اعلان کیا تھا۔⁵

5.3 مالی کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کی صورت حال میں بہتری نہیں آ سکی۔ اگرچہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے رقوم کی آمد گذشتہ برس کے مقابلے میں خاصی کم رہی تاہم اصل میں جزو دانی سرمایہ کاری کے اخراج میں اضافہ دیکھا گیا۔ اس کی وجوہات میں شرح مبادلہ میں رد و بدل اور آئی ایم ایف کے پروگرام کو حتمی شکل دینے کے بارے میں پائی جانے والی غیر یقینی صورت حال، ملک کی کمزور ہوتی بیرونی اور مالیاتی پوزیشن اور دسمبر 2018ء میں فچ کی جانب سے پاکستان کی قرضہ جاتی درجہ بندی میں کمی سے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچنا شامل ہے۔

ناسازگار حالات کے باوجود پاکستان نے اپنے دوست ممالک اور کمرشل بینکوں سے خاصی بیرونی فنانشنگ کے ذریعے اپنے جاری کھاتے کے فرق کی مالکاری کی۔ اس مالکاری میں سے بیشتر تیسری سہ ماہی میں حاصل ہوئی، جس سے ملک کے کم ہوتے ہوئے زرمبادلہ کے ذخائر کو تقویت حاصل ہوئی۔

³ ماخذ: بلومبرگ، اس لنک پر دستیاب: <https://www.bloomberg.com/news/articles/2019-04-16/u-k-labor-market-remains-robust-as-employment-surges>

⁴ مارچ 2019ء میں برطانیہ میں اجرتوں کی شرح نمو 3.3 فیصد تھی (ماخذ: قومی دفتر شماریات، برطانیہ)۔

⁵ ماخذ: رائٹرز، اس لنک پر دستیاب: <https://www.reuters.com/article/us-saudi-arabia-budget-instant-view/saudi-2019-state-budget-boosts-spending-idUSKBN1OH1SG>

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 2019ء

جدول 5.3: پاکستان میں شعبہ دار خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ملین امریکی ڈالر				
تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ		تیسری سہ ماہی	
	م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء
تعمیرات	176	97.6	527.3	385.4
تیل و گیس کی دریافت	122.2	95.9	295.4	253.2
مالی کاروبار	85	45.4	361.2	247.6
برقی مشینری	2.9	1.9	13.8	126.6
کیمیکلز	-3.4	33.1	27.6	113.9
مشروبات	-2.4	23.1	-7.2	86.3
ٹرانسپورٹ (گاڑیاں)	10.1	29.9	11.6	84.3
غذا	69	-20	82.9	-16.2
ٹیلی مواصلات	3.2	-20.1	-12.1	-157.4
بجلی	108.1	35.7	929.1	-293.7
دیگر	138.9	155.5	392.1	443.8
کل	709.6	478	2,621.7	1,273.8
جس میں سے سی پیک	69.7	27.5	829.1	-307.1
غیر سی پیک	639.9	450.5	1,792.6	1,580.8

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں ملک کی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 32.6 فیصد کمی ہوئی۔ رواں مالی سال کے ابتدائی نو مہینوں میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 51.4 فیصد کمی کے ساتھ 1.3 ارب ڈالر پر آگئی جو کہ مالی سال 18ء کی اسی مدت میں 2.6 ارب ڈالر تھی (جدول 5.3)۔

سی پیک سے متعلق بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا سب سے بڑا وصول کنندہ بجلی کا شعبہ رہا، جس میں سے 293.7 ملین ڈالر کا اخراج دیکھا گیا۔ اس کا سبب اکتوبر 2018ء میں بجلی کے ایک ادارے کی جانب سے اپنی پیرنٹ کمپنی کو تقریباً 530.0 ملین ڈالر کے اندرونی قرضوں کی واپسی تھی۔

جہاں تک غیر سی پیک بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا تعلق ہے تو اس

میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران ٹیلی مواصلات کے شعبے سے رقم کا اخراج مجموعی سرمایہ کاری میں کمی کا باعث بنا کیونکہ پاکستان میں آپریٹ کرنے والی ٹیلی کام فرموں نے بیرون ملک اپنی پیرنٹ کمپنیوں کو قرضوں کے اصل زر کی واپسی کی تھی۔

زیر جائزہ مدت کے دوران کیمیکلز، مشروبات اور گاڑیوں سمیت کچھ دیگر شعبوں پر سرمایہ کاروں کی جانب سے توجہ مرکوز کرنا ایک مثبت پیش رفت ہے۔ آٹوموٹیو ڈویلپمنٹ پالیسی برائے 2016ء تا 2021ء کے تحت اعلان کردہ ترغیبات کے بعد کچھ کارساز اداروں نے اب پاکستان میں سرمایہ کاری شروع کر دی ہے۔

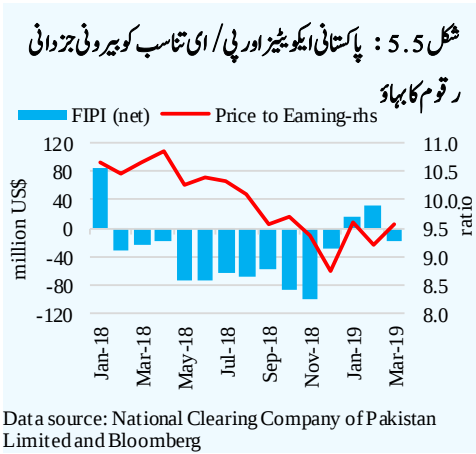
بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں مجموعی جزدانی سرمایہ کاری میں سے 398.0 ملین ڈالر کا اخراج دیکھنے میں آیا جبکہ گزشتہ برس حکومت کی جانب سے یورپانڈ اور صکوک کی مد میں 2.5 ارب ڈالر کے فنڈز جمع کرنے کے باعث اس مد میں 2.3 ارب ڈالر کی آمد ہوئی تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

مالی سال 19ء میں پاکستان کی معاشی اور خاص طور پر بیرونی شعبے کی صورت حال نے حکومت کے لیے عالمی مالی منڈی سے سرمایہ جمع کرنے کو دشوار بنا دیا تھا۔ اس کے بجائے حکومت نے بیرون ملک مقیم پاکستانی سرمایہ کاروں کو متوجہ کرنے کے لیے 31 جنوری 2019ء کو امریکی ڈالر مالیت کے ”پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹس“ متعارف کرائے تھے۔⁶ تاہم سرمایہ کاروں کی جانب سے ابتدائی رد عمل اتنا حوصلہ افزا نہیں۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں پی بی سیز کی مد میں صرف 9.3 ملین ڈالر حاصل ہوئے۔ ملک کے بیرونی کھاتے کے بارے میں غیر یقینی صورت حال اور ممکنہ طور پر مارکیٹنگ کی کمزور حکمت عملی اس کمزور رد عمل کے پس پردہ کارفرما اہم عوامل ہو سکتے ہیں۔

ان سرکاری رقوم کی آمد کی عدم موجودگی میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران نجی ایکویٹی سرمایہ کاری کی مد میں 408.0 ملین ڈالر کا اخراج ہوا، جس سے مجموعی جزدانی سرمایہ کاری کا انداز متعین ہوا۔ جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء کے دوران نجی ایکویٹی سے رقوم کا اخراج 118.6 ملین ڈالر کی قدرے پست سطح پر رہا تھا۔

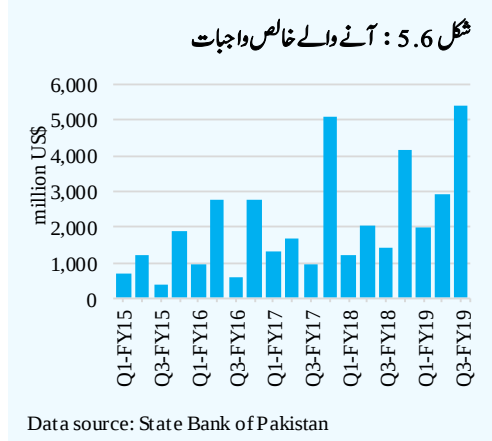


اس کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بیرونی خریداری کے دباؤ میں کمی آگئی کیونکہ نجی جزدانی سرمایہ کاری میں 10.3 ملین ڈالر کی آمد ہوئی تھی۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 19ء کے دوران تقریباً 5000 پوائنٹس کی کمی کے باعث پاکستانی ایکویٹیز سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش ہو گئی تھیں کیونکہ آخر 2018ء تک قیمت اور آمدنی کا تناسب کم ہو رہا تھا (شکل 5.5)۔

دیگر سرمایہ کاری

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران زرمبادلہ واجبات کی خالص آمد دگنی سے بھی زیادہ ہو کر 11.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئی جو گذشتہ برس 4.7 ارب ڈالر تھی (شکل 5.6)۔ بیشتر رقوم کی آمد کمرشل اور دو طرفہ ذرائع سے ہوئی جن میں چین (6.3 ارب ڈالر)، سعودی عرب (3 ارب ڈالر) اور متحدہ عرب امارات (2 ارب ڈالر) شامل ہیں۔ ان میں سے بیشتر رقوم مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں موصول ہوئی تھیں۔

⁶ پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹس، سمندر پار پاکستانیوں کو اپنی بچتوں کو محفوظ انداز میں بلند منافع پر سرمایہ کاری کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ پی بی سی 3 اور 5 برس کی عمریت کے ہوتے ہیں۔ ان پر منافع کی شرح، سال میں دو بار قابل ادائیگی، بالترتیب 6.25 فیصد اور 6.75 فیصد ہوتی ہے۔ مزید برآں، کم از کم سرمایہ کاری کی رقم 5000 ڈالر یا اس سے زیادہ 1000 ڈالر کے صحیح اضافے کی شکل میں جبکہ اس کی کوئی زیادہ سے زیادہ حد نہیں ہے۔



جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران حکومتی قرضوں میں خالص لحاظ سے 1.4 ارب ڈالر کا خاصا اضافہ ہوا۔ بیشتر سرگرمی طویل مدتی قرضوں میں دیکھی گئی، جن میں حکومت کو 4.9 ارب ڈالر موصول ہوئے تھے جبکہ 2.5 ارب ڈالر کے قرضے واپس کیے گئے۔ قلیل مدتی قرضوں کی واپسی اس کی وصولی سے تجاوز کر گئی کیونکہ حکومت نے 1.4 ارب ڈالر واپس کیے جبکہ گزشتہ برس 819 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے۔

5.4 شرح مبادلہ

جدول 5.4: پاکستانی روپیہ بمقابلہ اہم کرنسیاں
* فیصد تبدیلی

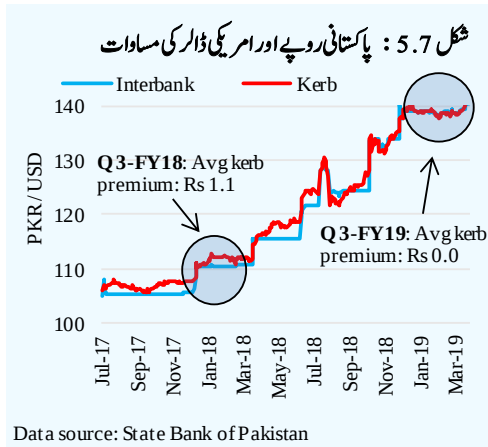
م 19ء		م 18ء		م 17ء		م 16ء	
امریکی ڈالر	یورو	جاپانی ین	برطانوی پونڈ	امریکی ڈالر	یورو	جاپانی ین	برطانوی پونڈ
-1.4	0.5	-0.8	-3.5	-10.5	-9.2	-13.2	-8.3
-2.2	-1.8	0.2	-1.4	-4.9	0.6	-0.9	1.5
-4.5	-6.0	-4.5	-5.4	-4.4	-7.1	-9.9	-8.2

* مارک ٹومارکیٹ شرح مبادلہ
اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

گزشتہ چند سہ ماہیوں سے پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی شرح مبادلہ پر بڑھتے ہوئے دباؤ میں بظاہر مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کچھ کمی آئی ہے، جس کا سبب سہ ماہی کے دوران زر مبادلہ کی بھاری رقوم کی آمد ہے (جدول 5.4)۔ اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں 3.3 ارب ڈالر کا اضافہ ہو گیا۔

نتیجتاً، مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں مجموعی مقامی کرنسی نہ صرف بین البینک منڈی میں قدرے مستحکم رہی بلکہ اوپن مارکیٹ میں بھی استحکام دیکھا گیا (شکل 5.7)۔ مؤخر الذکر میں استحکام کا ایک جزوی سبب اسٹیٹ بینک کی جانب سے مبادلہ کمپنیوں کے لیے انسداد

منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی فنانسنگ سے نمٹنے کے نظام کو مضبوط بنانے کی کوششیں ہیں تاکہ مارکیٹ میں سٹے بازی پر قابو پا کر امریکی ڈالر کی ذخیرہ اندوزی کی حوصلہ شکنی کی جاسکے۔⁷



حقیقی لحاظ سے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 2.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 6.3 فیصد کی بھاری کمی دیکھی گئی تھی۔ قدر میں اس اضافے کا سبب نسبتی قیمت اشاریے کی بلند سطح تھی کیونکہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں مقامی کرنسی کی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں معمولی کمی آئی۔ دیگر ابھرتی منڈیوں کی بیشتر کرنسیوں بشمول چینی یوآن، تھائی بھٹ، انڈونیشی روپیہ، ملائیشیا کا رینگٹ اور بھارتی روپے کی قدر میں تیسری سہ ماہی میں اضافہ ہوا، جسے امریکہ چین تجارتی تنازع کی شدت میں عارضی کمی اور امریکی مرکزی بینک کی جانب سے شرح سود کو بڑھانے میں وقفے سے مزید تقویت ملی۔

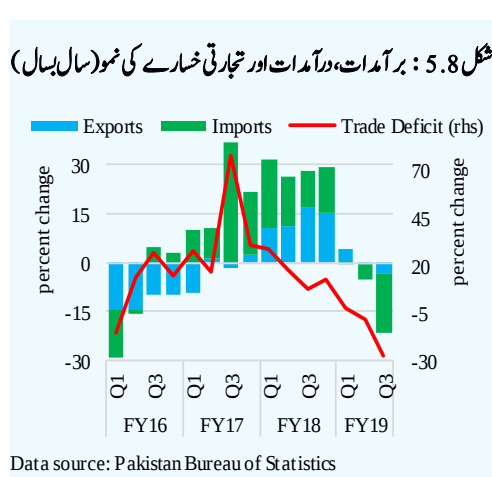
5.5 تجارتی کھاتہ⁸

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران تجارتی خسارہ 13.1 فیصد کمی کے ساتھ 23.6 ارب ڈالر پر آگیا۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ برس کی اسی مدت میں خسارہ 16.9 فیصد تک بڑھا تھا۔ خسارے میں یہ ساری بہتری درآمدات میں دیکھی گئی کیونکہ برآمدات گزشتہ برس کی سطح پر منجمد ہو گئی تھیں۔

⁷ اسٹیٹ بینک نے ایف ای سرکلر نمبر 15 بتاریخ 12 دسمبر 2018ء میں کمپنی کے دفاتر میں سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب کی اجازت دے کر مبادلہ کمپنیوں کی نگرانی کے طریقہ کار کو معیاری بنایا۔

⁸ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے درج کردہ کٹم اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں دی گئی معلومات کی سیکشن 5.1 میں درج شدہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار سے مماثلت ضروری نہیں۔ ڈیٹا کی ان دونوں سیریز کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے براہ مہربانی دیکھیے ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح۔

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران خسارے میں پیشتر کی تیسری سہ ماہی میں ریکارڈ کی گئی، جب بیرون ملک سے بجلی پیدا کرنے والی مشینری، طیاروں اور ریلوے انجنوں کی خریداریوں میں نمایاں کمی، ایل این جی کی درآمدات (اور بجلی کی پیداوار) میں تکنیکی اور انتظامی دشواریوں اور تیل کی قیمتوں میں عارضی کمی کے باعث درآمدات تیزی سے گھٹ گئی تھیں۔⁹



مزید اعانت قبل ازیں کیے گئے ضوابطی اور معاشی اقدامات سے حاصل ہوئی، جس نے صنعتی کارکردگی کو متاثر کر کے درآمدی خام مال (جیسے لوہا اور فولاد) کی طلب کم کر دی اور کاروں کے لیے بھی صارفین کی ضروریات کو کم (جس سے مکمل ساختہ یونٹوں کی درآمدات کم ہو گئیں) کر دیا۔ تناسب کے لحاظ سے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران درآمدات میں 18.1 فیصد کمی ہوئی جو گذشتہ 10 برسوں میں کسی سہ ماہی میں ہونے والی سب سے بڑی کمی تھی۔ یہ سہ ماہی کے دوران برآمدات میں ہونے والی 3.3 فیصد تخفیف کا اثر زائل کرنے کے لیے کافی تھا اور اس کے نتیجے میں تجارتی خسارے میں 27.6 فیصد کمی بھاری کی ہوئی (شکل 5.8)۔

دوسری جانب، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مجموعی برآمدی قدریں منجمد رہیں اور تیسری سہ ماہی میں ان میں سال بسال کمی آ گئی۔ اس کمزور کارکردگی کی وجوہات یہ ہیں: (i) تیار ملبوسات اور نٹ ویئر کی ڈالر پر مبنی اکائی قیمتوں میں کمی، جس نے ان برآمدات کی مقدار میں خاصے اضافے کا اثر زائل کر دیا (ii) دھماگے کی برآمدی مقدار میں کمی کے ساتھ منجمد ملکی پیداوار اور مضبوط ملکی طلب اور (iii) چینی اور گندم کے برآمدی زر اعانت کا مرحلہ وار خاتمہ، جس کے نتیجے میں دوسری سہ ماہی کے بعد سے دونوں اجناس کی برآمدی مقدار کم ہو گئی۔

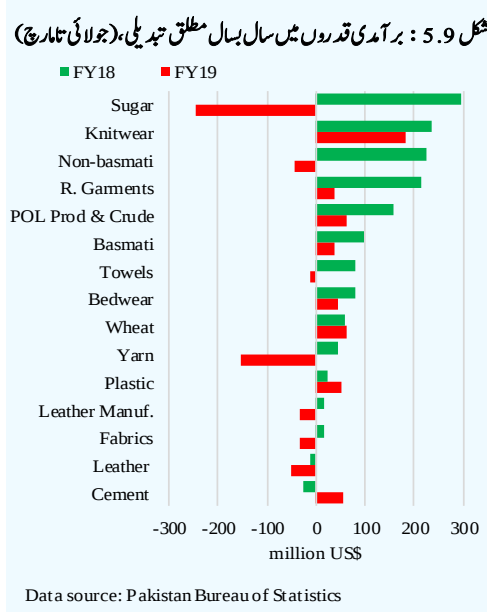
برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران پاکستان کی برآمدات 17.1 ارب ڈالر رہیں۔ یہ سطح گزشتہ برس جتنی ہے (جب ان میں 13.0 فیصد نمو ہوئی تھی)۔ برآمدات کی نمو میں وسیع البینا دست رفتاری چینی اور غیر باسستی چاول کی برآمدی مقدار میں کمی، اکائی قیمتوں میں

⁹ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں عرب لائٹ خام تیل کی قیمتوں میں اوسطاً 2.1 فیصد کمی ہوئی۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں خام تیل کی درآمدی مقدار میں سال بسال 26.4 فیصد کمی ہوئی جبکہ پہلی اور دوسری سہ ماہی میں بالترتیب 11.2 فیصد اور 8.2 فیصد کمی ہوئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

عمومی کمی کے ساتھ مجموعی طور پر کمزور ٹیکسٹائل برآمدات اور چمڑا اور کھیلوں کے سامان جیسے دیگر اجزاء کی برآمدات میں سست رفتاری شامل ہے (شکل 5.9)۔



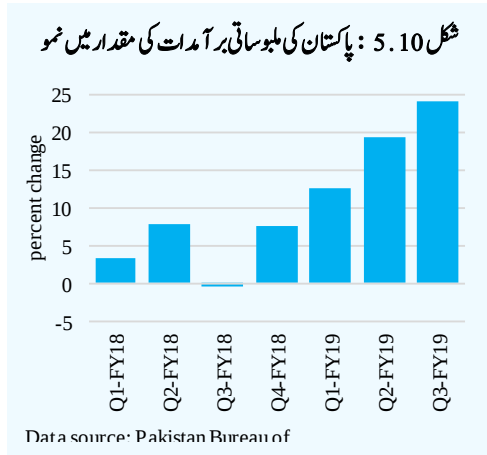
ٹیکسٹائل برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات 10.0 ارب ڈالر مالیت کی تھیں، جو کسی تبدیلی کے بغیر گزشتہ برس کی سطح پر ہے۔

مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات (مالیت کے لحاظ سے) میں جمود کا سبب تیار ملبوسات اور نٹ ویئر اجزاء کی برآمدی نمو میں سست رفتاری اور سوئی کپڑے اور دھاگے کی برآمدات میں کمی تھی۔ دھاگے کے علاوہ تمام اہم مصنوعات کی برآمدی قدروں کو اکائی قیمتوں میں کمی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کی برآمدی مقدار میں خاصا اضافہ ہوا۔ امریکی ڈالر پر مبنی اکائی قیمتوں میں کمی کا اہم سبب امریکی ڈالر کے مقابلے میں شرح مبادلہ میں ردوبدل تھا کیونکہ پاکستانی روپے کے لحاظ سے برآمدات میں خاصا اضافہ ہوا تھا۔¹⁰

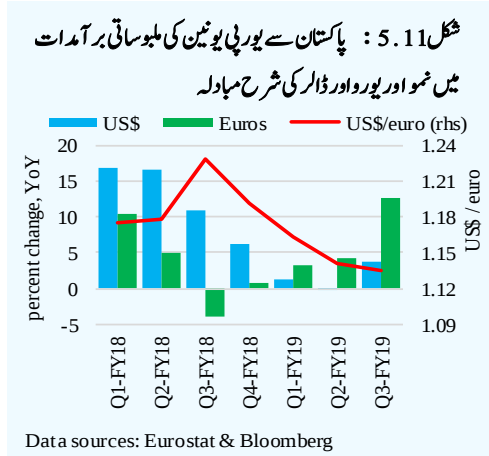
(i) ملبوسات کی برآمدات

ملبوسات کے معاملے میں برآمدات کی مقدار میں تیز رفتاری سے مسلسل اضافہ ہو رہا ہے (شکل 5.10)۔ خاص طور پر مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں امریکہ اور یورپی یونین نے برآمدی مقدار کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ یورپی بلاک میں ملبوسات کی درآمدی طلب میں سست



¹⁰ پاکستانی روپے کے لحاظ سے جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران ٹیکسٹائل کی مجموعی برآمدات میں 23.1 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ امریکی ڈالر کے لحاظ سے 0.1 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ نٹ ویئر اور تیار ملبوسات کے لیے پاکستان کی برآمدی قدروں میں اس سے بھی مضبوط ہائر تیب 34.4 فیصد اور 25.7 فیصد کا مضبوط اضافہ ہوا ہے۔ پاکستانی روپے کی برآمدی قدروں میں خاصے اضافے سے ٹیکسٹائل فرموں کو اپنے قرضوں کی بینکوں کو باسہولت واپسی کا موقع مل سکا (باب 3)۔

رفتاری کے باوجود پاکستانی برآمد کنندگان جولائی تا فروری مالی سال 19ء کے دوران گزشتہ برس کے مقابلے میں 4.3 فیصد زیادہ اجزائی کھیپ بھجوانے میں کامیاب رہے۔



یورو کے لحاظ سے بھی برآمدی مالیت میں 4.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ تاہم ڈالر کے لحاظ سے یہ اضافہ سکڑ کر صرف 0.4 فیصد رہ گیا (شکل 5.11) کیونکہ ڈالر کی قدر مالی سال 19ء کے بیشتر حصے میں یورو اور پاکستانی روپے دونوں کے مقابلے میں بڑھی تھی۔ یہ صورت حال گزشتہ برس سے مختلف ہے جب ڈالر یورو کے مقابلے میں کمزور ہو رہا تھا اور یورپی یونین کو پاکستانی ملبوسات کی برآمدات میں یورو (6.4 فیصد) کے مقابلے میں ڈالر کے لحاظ سے زیادہ مضبوط اضافہ (17.2 فیصد) ہوا تھا۔

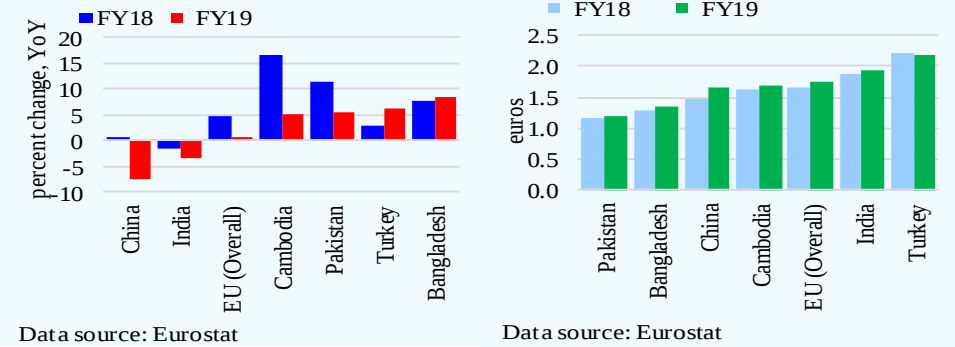
یورپی یونین کو ملبوسات کی برآمدی مقدار کے لحاظ سے اس سال پاکستان، بنگلہ دیش، کمبوڈیا اور ترکی کی برآمدات میں بھی معتدل نمو دیکھی گئی۔ یورپی بلاک تک ڈیوٹی فری رسائی کے ساتھ یورو کے مقابلے میں کرنسی کی قدر میں بھاری کمی (پاکستان اور ترکی کے معاملے میں) نے ان ممالک کی ملبوساتی برآمدات کی اکائی قیمتوں (یورو میں) کو قابو میں رکھا اور یورپی بلاک کی طلب میں کمی کے باوجود زیادہ کھیپ بھجوانے میں اہم کردار ادا کیا (شکل 5.12 الف، ب)۔¹¹ اس سست رفتاری کا نقصان بھارت اور چین کو ہوا، جو اس مارکیٹ میں مؤثر انداز میں مسابقت نہیں کر سکے۔ تاہم یہ دونوں ممالک امریکی منڈی میں اپنے حصے کو بڑھانے میں کامیاب رہے۔

امریکہ کی ملبوساتی درآمدات کی مقدار میں گزشتہ برس کے مقابلے میں خاصا اضافہ ہوا ہے، جس کی وجوہات میں بلند حقیقی جی ڈی پی نمو، بیروزگاری میں کمی اور بڑھتی ہوئی خوردہ فروخت شامل ہیں۔¹² امریکہ کو پاکستان سمیت ملبوسات کے تمام اہم رسد کنندگان کی برآمدات میں مقدار کے لحاظ سے اضافہ ہوا۔

¹¹ بنگلہ دیش کی برآمدات میں بیشتر نمو 2019ء کے اوائل میں کم از کم اجرت میں اضافے کے نفاذ سے قبل مالی سال 19ء کی پہلی (7.9 فیصد) اور دوسری سہ ماہی (11.3 فیصد) میں دیکھی گئی کیونکہ اس کے بعد پیداواری لاگت میں اضافہ ہو گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں جنوری تا فروری 2019ء کے دوران ملبوسات کی برآمدی مقدار میں نسبتاً کم 4.7 فیصد نمو ہوئی (ماخذ: یورو اسٹیٹ)۔

¹² جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران امریکہ کی حقیقی جی ڈی پی میں اوسطاً 3.1 فیصد نمو ہوئی جو کہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں ہونے والی نمو سے 2.5 فیصد زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہیر وز گاری کی شرح مارچ 2019ء تک گر کر 3.8 فیصد پر آگئی جبکہ جون 2018ء میں یہ 4.0 فیصد تھی (ماخذ: بیوراٹا لیکس)۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران امریکہ میں خوردہ ملبوسات کی فروخت میں 3.0 فیصد کی بلند شرح سے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 2.0 فیصد نمو ہوئی تھی (ماخذ: امریکی ادارہ مردم شماری)۔

شکل 5.12 الف: یورپی یونین کی ملبوساتی درآمدات کی شکل 5.12 ب: اہم رسد کنندگان سے یورپی یونین کی اکانی قدر (جولائی تا مارچ) ملبوساتی درآمدات کی مقدار میں نمو (جولائی تا مارچ)



تاہم چین، بنگلہ دیش اور ویت نام کے مقابلے میں پاکستان زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکا۔ جہاں تک چین کا تعلق ہے تو اس کی برآمدات میں بیشتر نمو مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوئی کیونکہ امریکی درآمد کنندگان نے امریکہ اور چین کے درمیان جاری تجارتی جنگ کی زد میں آنے سے قبل چینی ٹیکسٹائل اور ملبوساتی مصنوعات کی خریداریوں میں اضافہ کر دیا تھا،¹³ اس کے ساتھ ساتھ امریکی درآمد کنندگان نے بھی اپنی کچھ طلب ویت نام اور بنگلہ دیش جیسے دیگر ممالک کو منتقل کر دی تھی، جن کے ملبوسات کی اس ملک کو برآمدات بڑھ گئی تھیں۔

(ii) سوتی دھاگہ

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں پاکستان کے سوتی دھاگے کی برآمدات 15.4 فیصد کی کے ساتھ 835.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس کی کاسبب کھپوں میں 15.9 فیصد کی تھی کیونکہ اکانی قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔ اس مدت کے دوران ملکی اور بیرونی دونوں عوامل نے برآمدات کی کم مقدار میں کردار ادا کیا۔ ملکی محاذ پر دھاگے کی پیداوار کسی تبدیلی کے بغیر گزشتہ برس کی سطح 2.3 ملین میٹرک ٹن پر رہی۔ تاہم ملبوسات کے مقامی تیار کنندگان (بشمول برآمد کنندگان) کی بلند طلب کی وجہ سے اسپنرز کی دھاگے کی طلب بڑھ رہی ہے۔

¹³ امریکہ اور چین کے تجارتی تنازع کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بے یقینی سے امریکی درآمد کنندگان کے تعین وقت کے فیصلے متاثر ہوئے ہیں اور اس کے نتیجے میں مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چین سے خریداریوں کی فرنٹ لوڈنگ کی گئی۔ آخر جون 2019ء تک امریکہ اور چین دونوں نے درآمدات پر ٹریف بڑھا دیا ہے، جنہیں وہ 2018ء میں پہلے بھی نارگٹ کر چکے تھے۔

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران بلند طلب کے باوجود منجمد پیداوار کے باعث ملکی دھاگے کی قیمت میں 21.0 فیصد سال بسال کی اوسط سے اضافہ ہو گیا۔¹⁴ اس کے نتیجے میں مقامی اسپنرز کے لیے برآمدات کے بجائے مقامی طلب کو پورا کرنا زیادہ فائدہ مند ہو گیا تھا۔¹⁵

عالمی سطح پر بنیادی مارکیٹ چین کی دشوار صورت حال کے باعث بھی برآمدات ناقابل عمل ہو گئی تھیں۔ چینی کسٹم اعداد و شمار کے مطابق 2018ء میں چین کی جانب سے کپاس اور دھاگے کی درآمدات میں 17.2 فیصد کی بھاری کمی ہوئی کیونکہ چین نے اپنے دھاگے کے سر فہرست رسد کنندہ امریکہ پر اضافی جوابی ٹیرف عائد (جولائی 2018ء میں) کر دیے تھے۔ اس کے نتیجے میں ہونے والی کمی کی تلافی کے لیے چین نے اپنے کپاس کے بھاری ذخیرے کو استعمال کرنا شروع کر دیا، جو اس نے اپنی جنگ کی صنعت کے لیے گزشتہ برسوں میں جمع کیا تھا۔¹⁶ امریکہ کے محکمہ زراعت (یو ایس ڈی اے) کے مطابق اس کے ساتھ چین نے اپنی زیادہ تاروں والے دھاگے کی درآمدی طلب کا کچھ حصہ برازیل، آسٹریلیا اور بھارت کو منتقل کر دیا، جو اپنا حصہ بڑھانے میں کامیاب رہے۔ تاہم پروڈکٹ کی عدم مطابقت کی وجہ سے پاکستانی برآمد کنندگان چینی کی طلب میں اس تبدیلی کا فائدہ نہیں اٹھا سکے کیونکہ پاکستان کی جنگ صنعت کم تاروں والا دھاگہ تیار کرتی ہے جسے زیادہ تر ملبوسات کی تیاری میں استعمال نہیں کیا جاتا۔

غذائی برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مجموعی غذائی برآمدات 2.4 فیصد کمی کے ساتھ 3.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گزشتہ برس ان میں 28.0 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا تھا۔

(i) چینی اور گندم

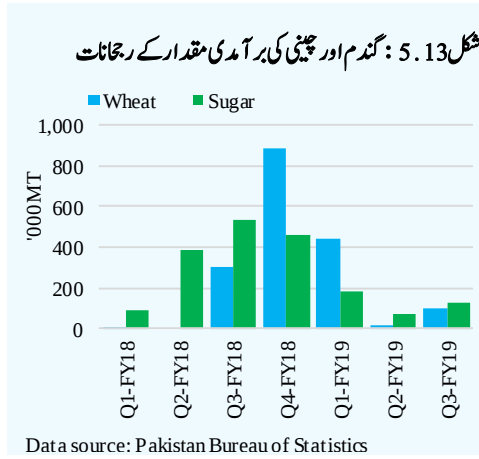
غذائی برآمدات پر زیادہ اثر چینی نے ڈالا، جس کی برآمدات 68.2 فیصد کی بھاری کمی سے 115.1 ملین ڈالر رہ گئیں۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران چینی کی اوسط بین الاقوامی قیمتوں میں 12.4 فیصد کمی کے باعث زر اعانت کی عدم موجودگی میں پاکستانی

¹⁴ ڈیٹا کا ماخذ: ابھرتی ہوئی ٹیکسٹائلز۔

¹⁵ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی بھی پاکستانی روپے کے لحاظ سے دھاگے کی برآمدی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنی (جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران اوسطاً 28.1 فیصد)۔ اس صنعت سے وابستہ فریقوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی پیداوار مقامی خریداروں کو اچھی قیمت پر فروخت کرنے کو ترجیح دی کیونکہ وہ اسے برآمد کرنے کے طریقہ کار کی پیچیدگیوں سے بچنا چاہتے تھے۔

¹⁶ امریکہ کے محکمہ زراعت کے تخمینے کے مطابق اگست 2018ء اور جولائی 2019ء کے دوران چین کے پاس کپاس کے ذخیرے میں 13.0 فیصد کمی آئے گی (8.3 ملین ٹن سے 7.2 ملین ٹن پر)۔

برآمد کنندگان کے لیے چینی برآمد کرنا فائدہ مند نہیں رہا تھا۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں زر اعانت اور برآمدی کوٹے (مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں اعلان کردہ 2.0 ملین میٹرک ٹن) کے خاتمے کے ساتھ چینی کی برآمدات کم ہو گئیں (شکل 5.13)۔



پھر دسمبر 2018ء میں اقتصادی رابطہ کمیٹی نے 1.1 ملین میٹرک ٹن چینی برآمد کرنے کی اجازت دی، تاہم اس نے برآمدی زر اعانت کے پیمانے اور تقسیم کے طریقہ کار کا تعین کرنے کا اختیار صوبائی حکومتوں کو دے دیا۔ جس کے بعد آخر جنوری 2019ء میں پنجاب حکومت نے صوبے میں چینی کے کارخانوں کے لیے متغیر پیمانے کی بنیاد پر 5.35 روپے فی کلوگرام زر اعانت کا اعلان کیا۔ اس کے لیے اخراجات کی حد 3 ارب روپے اور مقدار کی حد 0.572 ملین میٹرک ٹن رکھی گئی۔ اس کے نتیجے میں چینی کے کچھ برآمد کنندگان نے م س

19ء کی تیسری سہ ماہی میں چینی برآمد کی۔¹⁷ تاہم اس کی سطح مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں کافی کم رہی کیونکہ اس وقت کہیں زیادہ بلند سطح کا وفاقی زر اعانت دستیاب تھا۔¹⁸

اسی طرح، جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران گندم کی مجموعی برآمدات دگنے سے بھی زیادہ اضافے کے ساتھ بڑھ کر 121.9 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جن میں سے بیشتر برآمدات پہلی سہ ماہی میں کی گئیں جب زر اعانت کی سہولت دستیاب تھی (شکل 5.13)۔ ان کے خاتمے سے مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں گندم کی برآمدات میں کمی آگئی۔ نومبر 2018ء میں اقتصادی رابطہ کمیٹی کی جانب سے 0.5 ملین میٹرک ٹن برآمدات کی اجازت دینے کے فیصلے کے بعد تیسری سہ ماہی میں برآمدات کی مقدار میں کچھ اضافہ ہوا۔ کمیٹی نے اس کوٹے کو پاسکو اور سندھ اور پنجاب کی حکومتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں بالترتیب پاسکو اور نجی برآمد کنندگان کی برآمدات پر زر اعانت دینے کی ذمہ دار تھیں۔

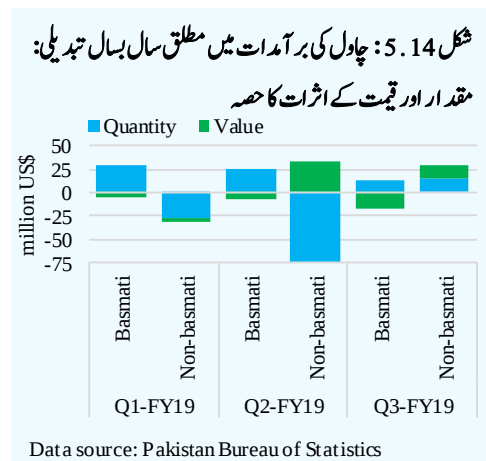
¹⁷ پنجاب کے محکمہ خزانہ کے نوٹیفکیشن نمبر ایف ڈی (ڈبلیو اینڈ ایم) 2018/3-2 بتاریخ 31 جنوری 2019ء کے ذریعے۔ اسی موضوع پر ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04 برائے 2019ء بتاریخ 22 فروری 2019ء۔

¹⁸ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں مجموعی طور پر 377,678 میٹرک ٹن چینی برآمد کی گئی جو مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی سے 62.6 فیصد کم ہے۔ گذشتہ برس وفاقی حکومت نے 97 ڈالر فی میٹرک ٹن کے زر اعانت کا اعلان کیا تھا، جس کے تحت فی کلوگرام پر 10.65 روپے دیے گئے (مالی سال 18ء کی اوسط شرح مبادلہ 109.84 روپے پر)۔ اس کے مقابلے میں پنجاب حکومت نے مالی سال 19ء میں برآمدی زر اعانت دینے کا اعلان کیا اور اس کے لیے فی کلوگرام پر 5.35 روپے رکھے گئے۔

پاکستان کے تناظر میں گندم کے لیے عالمی ماحول بظاہر سازگار دکھائی دیتا ہے کیونکہ اہم برآمد کنندگان (یورپی یونین، روس اور چین) کی جانب سے کم پیداوار اور فلپائن میں اس کی مضبوط طلب کے باعث اس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہے۔^{20،19}

(ii) چاول کی برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران چاول کی مجموعی برآمدات تقریباً 1.5 ارب ڈالر کی سطح پر رہیں۔ غیر باسمتی چاول کی برآمدات میں 4.2 فیصد کمی نے اس مدت میں باسمتی چاول کی برآمدات میں 10.0 فیصد اضافے کا اثر زائل کر دیا۔ دراصل پورے سال چاول کی برآمدات کا مجموعی رجحان غیر باسمتی چاول کے زیر اثر رہا ہے کیونکہ پہلی اور دوسری سہ ماہیوں میں اس کی مقدار میں تیزی سے کمی نے باسمتی چاول کی عمدہ کارکردگی کا اثر زائل کر دیا۔



تاہم مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں رجحانات بدل گئے اور غیر باسمتی چاول کی برآمدی مقدار میں اضافے نے باسمتی چاول کی برآمدات میں قیمتوں کی وجہ سے ہونے والی کمی سے نمٹنے میں مدد دی (شکل 5.14)۔ تیسری سہ ماہی میں افغانستان اور چین کو غیر باسمتی چاول کی برآمدات میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔²¹ صنعت کے ذرائع کے مطابق افغانستان کے معاملے میں جولائی تا دسمبر مالی سال 19ء کے دوران سرحد کی بار بار بندش برآمدات میں کمی کا باعث بنی اور جنوری 2019ء میں کراستنگ کے دوبارہ کھلنے کے بعد معمول کی تجارتی سرگرمیاں بحال ہوئیں۔

¹⁹ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران گندم کی بین الاقوامی قیمتیں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اوسطاً 16.4 فیصد زیادہ تھیں (ماخذ: عالمی بینک)۔

²⁰ تخمینے کے مطابق فلپائن بڑھتے ہوئے صرف اور طوفان کے نتیجے میں ملکی پیداوار کو نقصان پہنچنے کے باعث 2018-19ء میں 7.0 ملین میٹرک ٹن کی ریکارڈ گندم درآمد کرے گا، جو گزشتہ برس کے 6.0 ملین میٹرک ٹن سے زیادہ ہے (ماخذ: اناج: عالمی منڈیاں اور تجارتی رپورٹ، یو ایس ڈی اے، اپریل 2019ء)۔ تاہم پاکستانی برآمد کنندگان نے ابھی تک اس طلب سے استفادہ کرنا ہے اور رواں سال میں ان کی زیادہ تر توجہ افغانستان اور انڈونیشیا پر مرکوز ہے۔

²¹ مقداری لحاظ سے سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں پاکستان کی افغانستان کو غیر باسمتی چاول کی برآمدات میں 22.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس کی چین کو برآمدات میں 113.5 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔

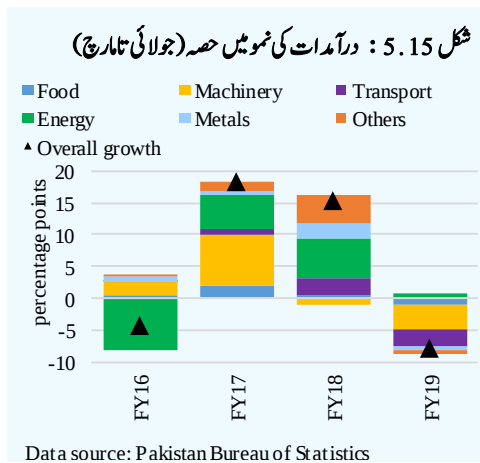
پاکستانی معیشت کی کیفیت

سیمنٹ کی برآمدات

اس مدت میں سیمنٹ کی برآمدات 32.8 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 221.3 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ برآمدات کی مقدار میں 55.5 فیصد کے بھاری اضافے نے کم قیمتوں کے اثر کی تلافی کر دی۔ فاضل پیداوار میں مسلسل اضافے اور ملکی معاشی سرگرمیوں میں سست رفتاری کی وجہ سے مقامی فروخت میں کمی کے باعث سیمنٹ سازوں نے اپنی توجہ افریقی منڈیوں پر مرکوز کر لی ہے۔²² سیمنٹ کی کم قیمتوں سے برآمدی پیداوار کے آمیزے میں تبدیلی کی عکاسی ہوتی ہے: پاکستان کے سیمنٹ ساز تیار سیمنٹ کے بجائے کم مالیت کا کلنکر (جو خام مال کے طور پر استعمال ہوتا ہے) زیادہ برآمد کر رہے ہیں۔

درآمدات

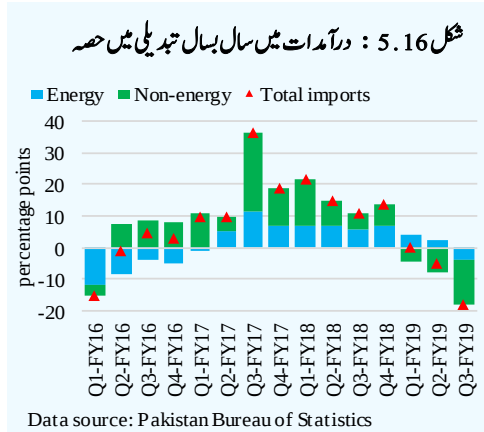
جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مجموعی درآمدات 8.1 فیصد کمی کے ساتھ 40.7 ارب ڈالر پر آگئیں جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 15.4 فیصد تک بڑھی تھیں۔ یہ ساری کمی غیر توانائی گروپ میں ہوئی جس میں 11.5 فیصد تخفیف نے جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں توانائی کی درآمدات میں 3.8 فیصد کے معمولی اضافے کا اثر زائل کر دیا۔



جہاں تک توانائی کی درآمدات کا تعلق ہے تو اس میں بیشتر اضافہ پہلی سہ ماہی میں ہوا جبکہ تیسری سہ ماہی کے دوران درآمدات میں 16.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔ یہ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد ہونے والی ایسی پہلی کمی ہے۔ ایل این جی اور خام تیل دونوں کی درآمدی مقدار میں کمی کے نتیجے میں ان کی درآمدی مالیتوں میں کمی ہوئی جس نے سہ ماہی میں توانائی کی مجموعی درآمدات میں ہونے والی کمی میں اہم کردار ادا کیا۔ مزید ریلیف تیل کی قیمتوں میں عارضی کمی نے مہیا کیا جو مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی

میں اوسطاً 2.9 فیصد کم رہیں۔ توانائی کے منفی حصے کے باعث مجموعی درآمدات میں مالی سال 19ء کی پچھلی سہ ماہیوں کے مقابلے میں زیادہ کمی واقع ہوئی (شکل 5.15)۔

²² آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچرر ایسوسی ایشن کے مطابق فاضل ملکی پیداواری گنجائش مالی سال 18ء کے 7.55 ملین ٹن سے بڑھ کر مارچ 2019ء میں 8.27 ملین ٹن پر آگئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران سیمنٹ کی مقامی ترسیلات میں 6 فیصد کمی ہوئی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء ان میں 15.9 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔



سال گزرنے کے ساتھ بجلی کی پیداوار (سی پیک کے ابتدائی مرحلے کی تکمیل کے بعد) کے لیے مشینری کی درآمدات میں کمی کی شدت بڑھ گئی اور جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مجموعی درآمدات میں خاصی کمی کا سبب بنی (شکل 5.16)۔²³ اعانت طیاروں اور ان کے پرزوں کی درآمدات کے معمول پر آنے سے ملی، جو گزشتہ برس ٹرانسپورٹ طیاروں کی درآمدات کو بڑھانے کا باعث بنی تھی۔

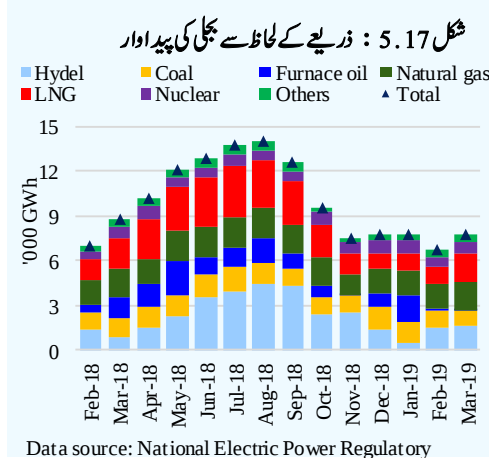
کچھ اعانت دسمبر 2017ء سے معاشی ردوبدل کی پالیسیوں پر مبنی اقدامات سے ملی جن میں شرح مبادلہ میں ردوبدل، ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی، پالیسی ریٹ میں اضافہ اور ضوابطی اقدامات شامل ہیں جو کئی صنعتوں (بالخصوص تعمیرات اور گاڑیوں) کی کارکردگی کو کمزور کرنے کا باعث بنے، جس سے ان کی درآمدی خام مال کی طلب کم ہو گئی۔ اس کے نتیجے میں لوہے اور فولاد (اسکرپ، جہاز شکنی کے لیے پرانے بحری جہاز اور تیار مصنوعات)، بھاری کمرشل گاڑیوں کے لیے ٹرانسپورٹ کے ایندھن (ڈیزل) اور کاروں (مکمل ساختہ اکائیوں) جیسے اجزاء کی درآمدات میں کمی واقع ہوئی۔

توانائی کی درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران توانائی کی درآمدات 3.8 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 10.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 31.8 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا تھا۔ درآمدی مالیتوں میں ساری کمی تیل کی بلند بین الاقوامی قیمتوں کی بدولت ممکن ہوئی کیونکہ اس مدت کے دوران خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں خاصی کمی دیکھی گئی۔²⁴

²³ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں مشینری کی درآمدات میں 24.7 فیصد کمی بھاری کمی ہوئی جبکہ پہلی اور دوسری سہ ماہی میں بالترتیب 17.9 فیصد اور 19.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔

²⁴ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران عرب لائٹ خام تیل کی قیمتیں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 19.3 فیصد بلند تھیں۔



کی کم رسد ملنے کی تلافی کے لیے بجلی کی پیداوار کا کچھ حصہ فرنس آئل اور کوئلے پر منتقل کر دیا تھا (شکل 5.17)۔

اس نے دو قسم کے اثرات مرتب کیے: ایک جانب ملک نے کم ایل این جی درآمد کر کے زرمبادلہ بچایا اور دوسری جانب آئل ریفائنریوں کے پاس جمع ہونے والے فرنس آئل (جو ان کی پیداواری صلاحیت کو محدود اور اہم ٹرانسپورٹ ایندھنوں کی پیداوار پر اثر انداز ہو رہا تھا) کو استعمال میں لایا گیا۔ پھر بھی فرنس آئل کے ذریعے بجلی کی پیداوار سے ایل این جی سے ہونے والی پیداوار میں کمی کی صرف جزوی تلافی ممکن ہو سکی۔

تکنیکی لحاظ سے دوسری اور تیسری سہ ماہی میں ایل این جی سے چلنے والے دوپاور پلانٹس کی رسد میں کمی اور فرنس آئل پر فوری منتقلی کی صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے اپنی مکمل پیداواری گنجائش کے مطابق کام نہیں کر سکے۔²⁶ اس کے نتیجے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بجلی کی مجموعی پیداوار 6.5 فیصد تک گر گئی۔²⁷ چونکہ درآمدات میں ہونے والے اضافے میں ایل این جی کا اہم حصہ تھا، لہذا

²⁵ ایل این جی کی درآمدی مقدار کی شرح نومالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے 44.3 فیصد سے گر کر دوسری سہ ماہی میں 19.1 فیصد ہو گئی۔ پھر ان درآمدات میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں 6.3 فیصد کمی ہوئی۔ مالی سال 16ء میں ایل این جی کی درآمدات شروع ہونے کے بعد پہلی بار اس میں کمی ہوئی ہے۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں ایل این جی کی اوسط سپلائی قیمتوں میں 27.3 فیصد کمی نے اس مدت میں درآمدی قدروں کو کم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

²⁶ مارچ 2019ء کے لیے ایندھن کی قیمت میں ردوبدل کا فیصلہ کرنے کی خاطر ہونے والے نیچے کے اجلاس کے خلاصے میں یہ درج کیا گیا "مارچ 2019ء میں بجلی کے بعض مستعد پلانٹس کو جبری بندش کا سامنا رہا"۔ پیداواری گنجائش کے کم استعمال کا حوالہ دیگر مہینوں کے اجلاسوں کے خلاصوں میں بھی دیا گیا ہے۔

²⁷ مزید برآں، منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ایل این جی کی کم درآمدات بھی سردیوں کے مہینوں میں گھریلو صارفین کو گیس کی کم فراہمی کا باعث بنا۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 2019ء

اس کی خریداری میں سست رفتاری نے مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی سے مجموعی کے ساتھ ساتھ توانائی کی درآمدات کو کم کرنے میں کافی اہم کردار ادا کیا۔²⁸

کونسل کی درآمدات بھی کم از کم دسمبر 2018ء تک ایل این جی جیسے رجحان پر عمل پیرا رہیں۔²⁹ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں اس کی درآمدی قدروں میں اضافہ ہو گیا جس میں درآمدی مقداروں اور اکائی قیمتوں دونوں میں بھاری اضافہ شامل ہیں اور بعد ازاں دوسری سہ ماہی میں ان میں اعتدال آنا شروع ہو گیا۔³⁰ درآمدات کی مقدار میں سست رفتاری بھی سینٹ سائزوں کی کم طلب کی عکاسی کرتی ہے جنہیں پیداواری استعداد کے کم استعمال اور اپنی مجموعی ترسیلات میں کمی کا سامنا تھا۔ تاہم مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں کونسل کی درآمدی مقدار ایک بار پھر بڑھ گئی کیونکہ اس مدت میں بجلی کے شعبے کو ایل این جی کی کم رسد کی تلافی جزوی طور پر کونسل سے کی گئی۔

جدول 5.5: توانائی کی مصنوعات کی درآمدی مقدار میں نمو				
فیصد تبدیلی، سال بسال				
تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ		
م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء	
-2.8	-15.4	8.8	-29.9	ہائی اسپیڈ ڈیزل
-82.5	-100.0	-36.0	-91.1	فرنس آئل
2.3	7.8	4.2	2.1	بیٹرول
-31.0	-12.3	-11.2	-36.5	مجموعی مصنوعات
31.7	-27.3	24.1	-13.9	خام تیل

اعداد و شمار کا ماخذ: اوسی اے سی

پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی قدریں جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں 12.6 فیصد اضافے کے بعد جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 15.3 فیصد سال بسال کمی کے ساتھ 4.6 ارب ڈالر پر آگئیں۔ فرنس آئل کی درآمدات پر پابندی (جنوری 2019ء میں نافذ العمل) کے نتیجے میں تیسری سہ ماہی کے دوران اس کی درآمدات صفر ہو گئی (جدول 5.5)۔ اگرچہ فرنس آئل کی مقامی پیداوار میں بھی کمی ہوئی تاہم ریفائنریوں کے پاس موجود ذخائر اور نئی پیداوار بجلی کے پیداکاروں کی جانب سے فرنس آئل کی پہلے سے کمزور طلب کو پورا کرنے کے لیے کافی تھی۔

دیگر مصنوعات میں ٹرانسپورٹ کے شعبے کی طرف سے کم طلب کی وجہ سے ہائی اسپیڈ ڈیزل کی درآمدات میں کمی واقع ہوئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران ہائی اسپیڈ ڈیزل کی فروخت میں 18.9 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 10.2 فیصد بڑھی

²⁸ مالیت کے لحاظ سے مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایل این جی کی درآمدات میں 136.3 فیصد نمو ہوئی، جس کے بعد دوسری سہ ماہی میں اس کی نمو کم ہو کر 60.8 فیصد پر آ گئی۔ آخر میں تیسری سہ ماہی کے دوران درآمدات میں 5.3 فیصد کمی ہوئی۔

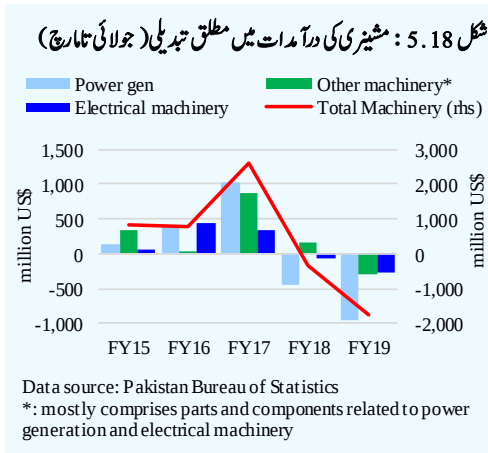
²⁹ پاکستان دفتر شاریات اور اسٹیٹ بینک دونوں کے درآمدی ڈیٹا میں کونسل کی درجہ بندی ”دیگر تمام اجزاء“ کے تحت کی گئی ہے۔

³⁰ پہلی سہ ماہی میں کونسل کی درآمدی مقدار میں نمو 70.8 فیصد سال بسال کی بلند سطح پر پہنچ گئی تھی جو دوسری سہ ماہی میں 13.5 فیصد پر اور مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں 14.3 فیصد تھی۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں کونسل کی عالمی قیمتیں سال بسال بنیادوں پر اوسطاً 22 فیصد زیادہ تھیں۔ دوسری سہ ماہی میں ان میں 3.5 فیصد کی خاصی محدود نمو ہوئی جبکہ تیسری سہ ماہی میں 6.7 فیصد کمی ہوئی (ماخذ: بلومبرگ)۔

تھیں۔ تعمیرات کی صنعت میں مجموعی سست رفتاری (بجلی کے نئے پلانٹس کی تعمیر سمیت) کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات قابل فہم ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بھاری کمرشل گاڑیوں (جو ڈیزل پر چلتی ہیں) کی نقل و حرکت میں کمی آگئی۔ اس کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران پیٹرول کی درآمدات 2.1 فیصد بڑھ گئیں اور ان میں بیشتر اضافہ تیسری سہ ماہی میں دیکھا گیا۔ یہ سہ ماہی اس کی مقامی پیداوار میں کمی سے مطابقت رکھتا ہے۔³¹

پیٹرول کی کم پیداوار مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد ریفرنریوں کے پاس فرنس آئل کے موجود ذخائر میں دوبارہ اضافے کے رد عمل میں تھی جبکہ اس ایندھن سے بجلی کی پیداوار بھی کم ہو رہی ہے۔ صنعت کے ذرائع کے مطابق ریفرنریوں نے فرنس آئل کی مزید پیداوار سے بچنے کے لیے اپنی پیداواری صلاحیت میں کمی کر دی کیونکہ وہ یہ پیداوار بجلی سازوں کو منتقل نہیں کر سکے تھے۔ اس کے نتیجے میں ریفرنریوں میں خام تیل کی طلب بھی کم ہو گئی۔ ان مسائل کی وجہ سے خام تیل کی درآمدات میں دوہندسی کمی ہوئی۔ اس سے قطع نظر تیل کی بلند قیمتوں (مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران) نے مکمل طور پر اس کا اثر زائل کر دیا اور درآمدی قدروں کی 15.2 فیصد نمو پر منتج ہوا جو کہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں بڑھ کر 3.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔

غیر توانائی درآمدات



جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران غیر توانائی درآمدات میں 11.5 فیصد سال بسال کمی کے ساتھ 30.1 ارب ڈالر پر آ گئیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 11.2 فیصد بڑھی تھیں۔ درآمدات میں کمی کا سب سے بڑا سبب بجلی پیدا کرنے والی مشینری تھی جس کی درآمدی قدروں میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران تقریباً 1.0 ارب ڈالر کی کمی ہوئی (شکل 5.18) اور غیر توانائی درآمدات میں ہونے والی پیچیدگی اس کی وجہ سے ہوئی۔ سی پیک کے بجلی کے منصوبوں کے ابتدائی مرحلے کی تکمیل سے بڑی حد تک اس رجحان کی وضاحت ہوتی ہے۔ سی پیک کے

بجلی کے منصوبوں سے متعلق برقی اور 'دیگر مشینری' کے زمروں میں شامل دیگر اجزاء اسی رجحان پر عمل پیرا رہے ہیں اور غیر توانائی درآمدات کو کم کرنے میں بھی انہوں نے بھی خاصا اہم کردار ادا کیا ہے۔

³¹ پیٹرول کی پیداوار جولائی تا دسمبر مالی سال 19ء کے دوران 13.1 فیصد اضافے کے بعد تیسری سہ ماہی میں 1.7 فیصد کم ہوئی۔

جدول 5.6: فرانسپورٹ درآمدات کے اڑائے ترکیبی (جولائی تا مارچ) ملین امریکی ڈالر			
مطلق تبدیلی	م 18ء	م 19ء	م 20ء
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں	757.5	222.0	-535.5
* ٹینکر	281.6	0	-281.6
* طیارے (مکمل)	52.3	5.2	-47.1
* طیارے (پرزے)	47.8	48.7	0.9
* جہاز ٹینکر کے لیے بحری جہاز	350.5	135.5	-215.0
کارپس	951.3	820.4	-130.9
مکمل ساختہ اکائیاں	358.6	209.0	-149.6
الگ الگ پرزے	592.6	611.4	18.7
بیس اور فرک	464.9	370.0	-94.9
مکمل ساختہ اکائیاں	195.4	108.5	-86.9
الگ الگ پرزے	269.5	261.5	-8.0
دیگر فرانسپورٹ آلات	332.4	50.4	-282.0
* ریلوے انجن	337.2	53.7	-283.5
فرانسپورٹ گروپ	3,245.0	2,083.2	-1,161.8

* برائے جولائی تا فروری
اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

دوسری سب سے بڑی کمی فرانسپورٹ گروپ میں ہوئی اور نو مہینوں کے دوران اس کی درآمدات 35.8 فیصد کمی کے بعد 2.1 ارب ڈالر رہ گئیں۔ جیسا کہ جدول 5.6 میں دکھایا گیا ہے کہ کمی کا ایک بڑا حصہ طیاروں اور ریلوے کے پرزوں میں مرکوز رہا جس کی درآمدات گذشتہ برس بڑھ گئیں تھیں لیکن رواں سال معمول کی سطح پر آگئیں۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران کاروں کی درآمدات (مکمل ساختہ اکائیوں اور الگ الگ پرزوں کی شکل میں دونوں) میں 13.8 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس میں 23.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس سست رفتاری میں ایک بڑا حصہ مکمل ساختہ اکائیوں کی کم درآمدات کا تھا جو استعمال شدہ کاروں کی درآمدات کے ضوابط میں سختی کو ظاہر کرتا ہے۔³² پاکستانی

روپے کی قدر میں کمی کے پیش نظر کار سازوں کی جانب سے قیمتوں میں متعدد بار اضافہ، بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں کاروں کی مالکاری کی کم سطح (باب 3) اور نان فائلڈ پرزوں کی گاڑیوں کی خریداری پر پابندی نے بھی نئی کاروں کی ملکی فروخت کو متاثر کیا۔³³،³⁴ بڑھتے ہوئے ذخائر کی وجہ سے گاڑی سازوں کو اپنی پیداوار میں کمی کرنا پڑی، جس سے الگ الگ پرزوں کی درآمدات کم ہو گئیں۔³⁵

³² جنوری 2019ء میں وزارت کامرس نے ایس آر او نمبر 2019/52(1) کے ذریعے تحفے اور ذاتی سامان کی اسکیموں کے تحت استعمال شدہ کاروں کی درآمد پر پابندی دوبارہ متعارف کرائی، جس کے تحت درآمد کنندگان کو زر مبادلہ میں درآمد کرنے پر قابل اطلاق ڈیوٹیوں اور ٹیکسوں کی ادائیگی کے ساتھ یہ دستاویزی ثبوت فراہم کرنا تھا کہ یہ زر مبادلہ بیرون ملک سے موصول ہوا ہے۔ اکتوبر 2017ء تا فروری 2018ء کے دوران بھی ایسی پابندی عائد کی گئی تھی۔

³³ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں پامکے ارکان کی جانب سے نئی کاروں کی فروخت منجمد ہو گئی اور اس میں 0.7 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 15.6 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کے جواب میں اس مدت کے دوران کاروں کی پیداوار صرف 2.4 فیصد سال بسال بڑھ سکی جبکہ گذشتہ برس 15.9 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

³⁴ آخر مارچ 2019ء تک نان فائلڈ کو ایک مرتبہ پھر خزانہ ضمنی بل (دوسرا ترمیمی) 2019ء کے ذریعے نئی مقامی ساختہ کاروں کی خریداری کی اجازت دی گئی۔

³⁵ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں الگ الگ پرزوں کی درآمدات میں 6.5 فیصد کمی ہوئی۔ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد اس میں ہجلی بار اتنی کمی آئی ہے۔

دیگر مصنوعات میں پام آئل کی درآمدات 10.2 فیصد سال بسال کمی کے ساتھ 1.4 ارب ڈالر پر آگئیں اور یہ ساری کمی کم اکائی قیمتوں کے نتیجے میں ہوئی کیونکہ درآمدی مقدار میں 9.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس جنس کی بین الاقوامی قیمتوں میں جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اوسطاً 18.7 فیصد کمی واقع ہوئی، جس سے خوردنی تیل کے کارخانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ اپنے ذخائر کو بڑھائیں۔ دسمبر 2018ء تک مسلسل کمی کے بعد اس کی عالمی قیمتوں میں بحالی ہوئی ہے، جس سے آگے چل کر درآمدات میں اضافے کا دباؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ یو ایس ڈی اے کے تازہ ترین تخمینے کے مطابق آئندہ برس پام آئل کے ملکی صرف میں پانچ فیصد اضافہ متوقع ہے جس سے یہ 5.0 ملین میٹرک ٹن کی ریکارڈ سطح تک پہنچ جائے گی۔

لوہے اور فولاد کی مجموعی درآمدات (اسکریپ اور تیار مصنوعات دونوں) 8.0 فیصد کمی کے ساتھ 2.8 ارب ڈالر پر آگئیں اور اس میں بیشتر کمی تیار مصنوعات کی کم درآمدات کی بدولت ممکن ہوئی۔ ان دونوں زمروں میں کم مقدار نے اہم کردار ادا کیا، جس سے تعمیرات اور گاڑیوں کے شعبوں میں سست رفتاری کی عکاسی ہوتی ہے۔³⁶

³⁶ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران فولاد کی ملکی پیداوار میں 12.3 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس 27.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تاہم فولادی چادروں (کاروں کی صنعت میں عام طور پر استعمال کی جانے والی) کی پیداوار میں 3.1 فیصد اضافہ ہوا لیکن فولادی سلاخوں کی پیداوار میں 24.7 فیصد کمی نے اس کی مکمل تلافی کر دی۔